شیکسپیئر کی تخلیقی دُنیا اور فرائیڈ کی نفسیاتی بصیرت

ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Shakespeare is a fascinating topic for Sigmund Freud throughout his works. This paper attempts to locate Freud's psychoanalytical approach to Shakespeare. Freud discovers several clinical observations in his analysis of Shakespeare's Hamlet. This paper also deals with the problems of psychoanalytical theory that loses the literary traditions and style.

فرائیڈ پہلا نفسیات دان ہے کہ جس نے اپنے نفسیاتی محاکموں کے لیے شیکسپیئر کے افسانوی ادب کا انتخاب کیا اور اس کے افسانوی کرداروں کی تخلیقی بنت کو تحلیل و تجزیہ کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی۔ علاوہ ازیں، فرائیڈ نے افسانوی کرداروں کے محاکمے کی مدد سے ڈرامہ نگاروں، ناول نویسوں اور افسانہ نگاروں کے گرہ بستہ مسائل کی کشادکاری کرتے ہوئے تفہیم ادب کا ایک نیا انداز اختیار کیا۔ افسانوی ادب کے حوالے سے فرائیڈ نے شیکسپیئر کے ڈراموں ’’ہملٹ‘‘، ’’مرچنٹ آف وینس‘‘، ’’میکبتھ‘‘، ’’رچرڈ تھرڈ‘‘ وغیرہ کا تفصیلی جائزہ نفسیاتی بنیادوں پر پیش کیا۔ "The Interpretation of Dreams" میں بھی فرائیڈ نے شیکسپیئر کے ڈرامے ’’اوتھیلو‘‘ سے Displacement کی مثالیں فراہم کیں۔ مذکورہ کلاسیک ڈراموں اور ناولوں کے علاوہ فرائیڈ نے ولہلم جنس کی کتاب "Gradiva: Prompiian Fancy"، گوئٹے کی خودنوشت سوانح عمری، لینس کے ڈرامے "Rosmersholm" پر نفسیاتی مقالے تحریر کیے۔ بوناپاٹ کی اہم تنقیدی کتاب "The Life and Works of Edger Allen Poe" کا پیش لفظ تحریر کیا۔ دوستوفسکی کے ناولوں پر فرائیڈ نے طویل مقالات تحریر کیے۔ شعری تخلیقات، شاعرانہ تجربے، مصوری اور سنگ تراشی کے کلاسیکل نمونوں کا نفسیاتی تجزیہ ان مقالات کے علاوہ ہے کہ جس سے فرائیڈ کی فنونِ لطیفہ سے گہری وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔

افسانوی ادب پر فرائیڈ کے مذکورہ مقالات عملی تنقید کی وہ اولیں مثالیں ہیں کہ جن میں ادبی روایات، سیاسی و سماجی حالات، تخلیق کے فکری اور فنی علائم و رموز کی بجائے تخلیق کار کی نفسیاتی الجھنوں اور ان کے مداوے کی تخلیقی صورتوں کی بازیافت کی گئی۔ فرائیڈ نے افسانوی کرداروں کے عمل اور ردِعمل کو علاماتی انداز میں پرکھتے ہوئے اُن لاشعوری محرکات کا سراغ لگایا جو تخلیق کے پس منظر میں تلاطم ریز رہتی ہیں۔ فرائیڈ کے مذکورہ مقالات نے جہاں ادبی تنقید میں نفسیاتی تنقید کی بنیاد رکھی تو وہاں اس کے نظریات نے لکھنے والوں کی توجہ نفسیاتی صداقتوں کی جانب مبذول کی۔ ان مقالات پر ہونے والے مباحث نے

افسانوی ادب کی تخلیقی رو کو متاثر کیا۔

شیکسپیئر کا ڈرامہ ''ہملٹ'' نفسیاتی اعتبار سے خاصی جاذبیت کا حامل ہے۔ کم وبیش ہر عہد کے نمایاں ماہر نفسیات اور نفسیاتی نقاد نے اس ڈرامے پر قلم اُٹھایا۔ فرائیڈ نے اس ڈرامے پر ایک مسبوط مقالہ قلم بند کیا جو پیش رو تنقید سے بہت حوالوں سے جدا اور ممتاز تھا۔ فرائیڈ نے نفسیاتی مریضوں کے خوابوں میں پائی جانے والی علامات اور ادب کے تخلیقی اظہار میں بہت سے مقامات پر مشابہت کی نشان دہی کی۔ اسے ادب سے تحلیل نفسی کے نظریے کی توثیق حاصل ہوتی چلی گئی جس کی سب سے بڑی مثال ہملٹ ہے۔ فرائیڈ نے ڈرامے کے مرکزی کردار، ہملٹ کے مختلف اعمال سے ایڈی پس الجھاؤ (Oedipus Complex) کی کارفرمائی کا سراغ لگایا۔ فرائیڈ کے خیال میں شیکسپیئر کا ہملٹ سوفوکلیز کے ایڈی پس ریکس کی مانند مختلف موقعوں پر ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ہملٹ کی ہچکچاہٹ فرائیڈ کے سامنے ایڈی پس الجھاؤ کے امکانات واضح کرتی چلی گئی۔ اس حوالے سے فرائیڈ لکھتا ہے:

> "Hamlet is able to do anything except take vengeance on the man who did away with his father and took that father's place, the man who shows him the repressed wishes of his own childhood realized. Thus the loating which should drive him on to revenge is replaced in him by self-reaproaches, by scruples of conscience, which remind him that he himself is literally no better than the sinner whom he is to punish."[۱]

یہ ممکن تھا کہ ہملٹ نے ترحم اور جذبۂ انسانی کے تحت اس شخص سے انتقام نہ لیا ہو کہ جس نے اس کے والد کی جگہ حاصل کر کے اس کی والدہ کو بھی اپنے قبضے میں لے رکھا تھا اور اب ہملٹ کے رحم و کرم پر تھا۔ ہملٹ نے اس سے انتقام لینے میں خاصی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ یہی ہچکچاہٹ فرائیڈ کے لیے معنی خیز ثابت ہوئی۔ فرائیڈ کے خیال میں ہملٹ کے جذبۂ ترحم یا جذبۂ انسانی کی نسبت اس کے اپنے لاشعوری محرکات نے اسے انتقام لینے سے باز رکھا کیونکہ وہ لاشعوری سطح پر خود والد کو قتل کر دینے اور والدہ کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ اس لیے اسے ملزم اور اپنی ذات میں لاشعوری سطح پر کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔ فرائیڈ نے ڈرامے کے متن میں منظر عام پر آنے والی علامات سے مدد حاصل کی۔ فرائیڈ کو ڈرامے کے فنی رموز، روایات اور تخلیقی تجربے کے ادبی محاسن سے زیادہ غرض نہ تھی اس لیے فرائیڈ نے انھیں نظرانداز کر دیا۔ اسی سبب سے کلیم الدین احمد نے تحلیلِ نفسی کے ماہرین سے یہ گلہ کیا[۲] کہ انھیں جمالیاتی اقدار اور جمالیاتی خصائص سے سروکار نہیں ہوتا۔

اس میں شبہ نہیں کہ فرائیڈ نے ''ہملٹ'' میں شاعرانہ زبان، قوتِ متخیلہ اور مکالمہ نویسی کے محاسن پر قلم نہیں اُٹھایا کیونکہ اس نوع کا تجزیہ اس کے دائرہ کار میں نہیں آ سکتا۔ یہ کام جمالیاتی ناقدین کا ہے۔ فرائیڈ نے ڈرامے کے کرداروں کے عمل اور ردِعمل سے اُبھرنے والی صورتِ حال کا نفسیاتی جائزہ لیتے ہوئے شیکسپیئر کی زندگی کے نازک مقامات کو پیش کیا۔

فرائیڈ نے ایک حوالے کی بنیاد پر کہا کہ شیکسپیئر نے ''ہملٹ'' اپنے والد کی وفات کے فوراً بعد تخلیق کیا تھا۔ فرائیڈ کے

نزدیک اس کے والد کی وفات نے اس کے لاشعوری تصورات میں ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا اور اس الجھاؤ سے باہر نکلنے کی کوشش میں یہ ڈرامہ تخلیق ہوا۔ فرائیڈ اس حوالے سے لکھتا ہے:

> "I observe in a book on Shakespeare by George Brandes (1896) a statement that Hamlet was written immediately after the death of Shakespeare's father (1610), that is, under the immediate impact of his bereavment and as we may wellassume, while his childhood feelings about his father has been freshly revived."[۳]

فرائیڈ نے اپنے مقالے میں شیکسپیئر کے والد کے علاوہ شیکسپیئر کے بیٹے Hamnet کی جواں مرگ وفات کے نفسیاتی اثرات کی طرف اشارہ کیا۔ فرائیڈ کے خیال میں ''ہملٹ'' لکھتے ہوئے شیکسپیئر کی لاشعوری دنیا میں ایڈی پس الجھاؤ ابھی تازہ تھا اور والد سے رقابت کے جذبات ماند نہیں پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں Hamnet کی رقابت کا بھی شیکسپیئر کو نفسیاتی سطح پر سامنا تھا۔ ان دونوں الجھاؤ سے آزاد ہونے کی صورت "Hamlet" ٹھہرتا ہے۔

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو فرائیڈ نے ''ہملٹ'' کا جائزہ لیتے ہوئے شیکسپیئر کی نجی زندگی کے کوائف اور ان کے نفسیاتی اثرات پر قلم اُٹھایا۔ فرائیڈ کا یہ اندازِ نقد نفسیاتی اور سوانحی جہات پر مبنی ہے۔ فرائیڈ نے ''ہملٹ'' کے کرداروں کی تحلیل نفسی کرتے ہوئے شیکسپیئر کی نفسیاتی الجھنوں کا سراغ لگایا۔ فرائیڈ کے اس مقالے پر بہت سے اعتراضات بھی ہوئے۔ نمایاں معترضین میں E.D. Hirsch، Gills Deleuze اور Felix Guattari شامل ہیں[۴]۔ نفسیات دانوں اور ناقدین کا خیال ہے کہ کسی تخلیقی کردار کی بنیاد پر مصنف کے ابنارمل رویوں اور نفسیاتی الجھنوں کا سراغ لگانا ممکن نہیں کہ ہر تخلیقی کردار مصنف کی لاشعوری دُنیا کا عکاس نہیں ہوتا۔ فرائیڈ کا استدلال یہ تھا کہ تخلیقی کرداروں اور نفسیاتی مریضوں کے خوابوں میں چنداں فرق نہیں ہے۔ جس طرز پر کسی نفسیاتی مریض کے خوابوں کی علامات اس کی الجھن تک رسائی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں اُسی طرز پر تخلیقی ادب مصنف کی لاشعوری دنیا میں جھانکنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ مذکورہ معترضین کے علاوہ دیگر نفسیاتی ناقدین نے بھی یہ کہا ہے کہ ایڈی پس الجھاؤ کا اطلاق محدود سطح پر ممکن ہے جب کہ اس نظریے کی آفاقی صداقت شکوک کو جنم دیتی ہے۔ ان کے خیال میں کسی بھی مصنف کے لڑکپن، جوانی کے حالات و واقعات اتنی گہرائی کے ساتھ تخلیق پر اثر انداز نہیں ہوتے، جس کا سراغ فرائیڈ نے ''ہملٹ'' پر مقالے میں لگایا ہے۔ فرائیڈ کے بعد بھی ''ہملٹ'' پر بہت سے نفسیاتی دانوں نے کام کیا۔ کم و بیش ہر نفسیات دان اور نفسیاتی نقاد نے فرائیڈ کے مقالے کی طرز پر ڈرامے کے کردار ہملٹ کی نجی کوائف تفصیل سے بیان کیے اور اس کردار کے کوائف کی مشابہت شیکسپیئر کی زندگی سے کی۔ اس نوع کی تنقید کے حوالے سے لائنل ٹرلنگ کو یہ کہنا پڑا:

> "He (Dr. Jones) does so with a perfect confidence that he knows what Hamlet is and what its relation to Shakespeare is."[۵]

فرائیڈ نے ''ہملٹ'' کی بنیاد پر اس کے کرداروں اور مصنف کے تزکیۂ نفس کو نمایاں کیا۔ ''ہملٹ'' کے کرداروں کی نفسیاتی الجھنوں اور ذہنی عوارض کی تفصیل ہمیں فرائیڈ کے مذکورہ مقالے میں ملتی ہے۔ اس سلسلے میں فریڈرک

اردھم نے دردمندی سے کہا: ''مختلف اوقات میں ماہرین نفسیات نے ہملٹ کا جو مطالعہ کیا اس کے نتیجے میں شاید ہی کوئی ذہنی بیماری ہو جسے اس سے منسوب نہ کیا گیا ہو۔''۶ سیموئل اے ۔ بام نے اپنے طویل مضمون "The Heart of Hamlet Mystry" میں کہا: ''شاید ہی کوئی نفسیاتی بیماری ہو جسے ہملٹ پر چسپاں نہ کیا جا سکتا ہو اور ڈرامے کی تفہیم کے لیے اسے کلید نہ بنایا جا سکتا ہے۔''۷

فرائیڈ نے شیکسپیئر کے ''ہملٹ'' پر مقالہ تحریر کرتے ہوئے اس ڈرامے کے کرداروں کے ذہنی عوارض کے ساتھ ساتھ ان علاقوں کو بیان کیا کہ جو مصنف کی لاشعوری دنیا میں الجھنوں کی صورت میں موجود تھے۔ اس طرز کے ادبی جائزے نے افسانوی کرداروں کی تفہیم اور تخلیقی تجربے کی ساخت کو سمجھنے میں ایک جداگانہ انداز دیا۔ اس مقالے پر ہونے والے اعتراضات میں سے ایک اہم اعتراض یہ بھی تھا کہ نفسی معالج کی علاج گاہ میں آنے والے نفسیاتی مریضوں اور تخلیقی کرداروں میں امتیاز نہیں رکھا گیا اور تحلیل نفسی کے ماہرین کو چاہیے کہ وہ کسی بھی تخلیقی کردار کا جائزہ لیتے ہوئے اس فرق کو پیش نظر رکھیں۔ اس حوالے سے گریفن رقم طراز ہے:

> ''سیدھی سادی سی بات تو یہ ہے کہ کسی ڈرامے، نظم یا ناول کے کردار حقیقی زندگی کے ان مریض افراد کے مقابلے میں باندازِ دیگر تخلیق کیے گئے ہوتے ہیں جو کہ نفسی معالج کے پاس بہ غرض علاج آتے ہیں۔ اس لیے بھیڑ اور جھاڑی میں تمیز لازم ہے۔''۸

یہ بات محلِ غور ہے کہ فرائیڈ کے نزدیک نفسیاتی مریض کے واہموں، خوابوں اور تخلیقی ادب میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ فرائیڈ نے ادب کو خواب بیداری کا عمل قرار دیا اور ''ہملٹ'' کے متن سے کرداروں کے اعمال سے ان علامات کا کھوج لگایا جو بچپن اور لڑکپن کی کسی نہ کسی نفسیاتی الجھن کا اظہار بن رہی تھیں۔ فرائیڈ نے ہملٹ کے کردار کے پس منظر میں مصنف کی لاشعوری دُنیا کی کارفرمائی کو شناخت کیا اور نفسیاتی عوارض کو اپنی گرفت میں لیا۔ اپنے مقالوں میں تحلیل نفسی کا انداز اختیار کرنے کے سبب فرائیڈ نے تخلیقی رو اور تنقیدی دنیا کو متاثر کیا۔ خالصتاً نفسیاتی حوالوں سے ہٹ کر فرائیڈ نے ایک علمی و ادبی روایت کا آغاز کیا اور افسانوی ادب کے گم نام گوشوں کو شناخت دی۔ اس حوالے سے سائمن اور لیزر لکھتے ہیں:

> "Psychoanalysis provides a way to explore the deepest levels of meaning of the greatest fiction."۹

مجموعی اعتبار سے دیکھا جائے تو فرائیڈ نے ''ہملٹ'' کے کرداروں کے رویوں اور ان کے پس منظر میں شیکسپیئر کی دبی ہوئی نفسی جنسی خواہشات اور ناآسودہ اُمنگوں کے علاوہ اس کی نفسیاتی نشوونما کے مراحل پر روشنی ڈالی۔ فرائیڈ کے خیال میں ناآسودہ خواہشات لکھنے والوں کو ایک نیا جہانِ معنی تخلیق کرنے پر اور اپنی آرزوؤں کا مداوا کرنے پر اُکساتی ہیں۔ فرائیڈ کے خیال میں لکھنے والے اپنے تخلیقی اظہار کے وسیلے سے لاشعوری اُلجھنوں کے بوجھ سے آزاد ہوتے ہیں جس کی سب سے بڑی مثال ''ہملٹ'' ہے۔

فرائیڈ کا یہ استدلال صرف ''ہملٹ'' تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس نے تخلیقی ادب کے تمام مدارج کو ناآسودہ اُمنگوں اور ناآسودہ نفسی جنسی خواہشات کا شاخسانہ قرار دیا۔ فرائیڈ لکھتا ہے:

> "He (artist) desire to win honour, power, wealth, fame and the love of woman; but he lacks the means for achieving these satisfaction, consequently, like any other unsatisfied man, he turns away from reality and transfers all his interest, and his libido too, to the wishful constructions of his life of Phantasy." ۱۰

شیکسپیئر کے مذکورہ ڈرامے کے علاوہ اس کے دیگر ڈراموں کے نفسیاتی محاکمے بھی فرائیڈ نے تحریر کیے۔ ان ڈراموں میں مرچنٹ آف وینس، رچرڈ تھرڈ اور لیڈی میکبتھ کا کردار شامل ہے۔شیکسپیئر کے مذکورہ ڈراموں پر فرائیڈ کے مضامین عملی تنقید کی ایسی صورت فراہم کرتے ہیں کہ جن میں افسانوی ادب کا مطالعہ نفسیات کے تناظر میں کیا گیا۔ اس نوع کے مقالہ جات سے تخلیقی ادب کی عمیق ترین جہات منظرِعام پر آئیں اور ان مباحث کی ردوقبولیت نے تخلیقی ادب کو بھی متاثر کیا۔شیکسپیئر کے افسانوی ادب پر فرائیڈ نے ان کے تخلیقی کرداروں اور ان کے حالاتِ زندگی کی مدد سے روشنی ڈالی اور ان نفسیاتی اُلجھنوں کو بے نقاب کیا جو اُن کی تخلیقات میں گم نام گوشے کی حیثیت رکھتی تھیں۔ اس عمل کے دوران فرائیڈ نے کلاسیکل ڈرامے ''ہملٹ'' کے ادبی محاسن پر زیادہ توجہ نہ دی۔ ناقدین کے خیال میں تحلیل نفسی دبستان سے تعلق رکھنے والے ادبی محاکموں کی یہی خامی ادبی روایات میں اس نظریے کو نمایاں جگہ نہ دے سکی۔تحلیل نفسی کے اس اندازِنظر کے بارے میں لائنل ٹرلنگ لکھتا ہے:

> "The first problem, and the most basic, may be that psychoanalysis in literary study has over and over again mistaken the object of analysis, with the result that whatever in sight it has produced tells us percious little about the structure and rhetoric of literary text." ۱۱
>
> (مطالعۂ ادب میں تحلیل نفسی کا اوّلیں اور بنیادی مسئلہ اپنے تجزیے میں غلطی کرنے کے تسلسل پر مبنی ہے۔ یہ ہمیں باطنی دُنیا کے بارے میں بے شک بہت کچھ بتاتا ہے مگر متن کے ادبی محاسن پر زیادہ نگاہ نہیں رکھتا۔)

شیکسپیئر کے افسانوی ادب کے تحلیل و تجزیہ کے علاوہ فرائیڈ نے اپنے بہت سے خطبات اور مقالات میں خالصتاً نفسیاتی نظریوں کا رُخ افسانوی ادب کی طرف موڑ کر نظری مباحث فراہم کیے۔ فرائیڈ کا نظریۂ لاشعور اگرچہ خالصتاً نفسیاتی بنیادوں پر تعمیر ہوا مگر اس نے اس نظریے کا رُخ شعروادب کی جانب موڑ کر لکھنے والوں کی توجہ لاشعوری دُنیا کی طرف دلائی۔ اپنی سترہویں سالگرہ کے موقع پر فرائیڈ نے شاعروں اور فلسفیوں کو لاشعور کا موجد قرار دیتے ہوئے کہا:

> "The poets and philosophers before me discovered the unconscious.... what I discovered the scientific method by which the unconscious can be studies." ۱۲
>
> (مجھ سے پہلے شاعروں اور فلسفیوں نے لاشعور دریافت کرلیا تھا۔۔۔ میں نے وہ سائنسی طریقہ دریافت کیا ہے کہ جس کی بنیاد پر لاشعور کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔)

حواشی:

۱۔ Freud, Sigmund: "The Complete Psychological Works of Sigmund Freud" (Standard Edition), Vol.IV, New York, The Modern Library, N.D. P.265.

۲۔ کلیم الدین احمد: ''تحلیل نفسی اور ادبی تنقید'' (مترجم ممتاز حسین)، لاہور، الفیصل ناشران، ۱۹۹۱ء، ص۲۶

۳۔ Freud, Sigmund: "The Complete Works of Sigmund Freud", (SE), Vol.IV, P.265.

۴۔ شیکسپیئر کے ڈرامے "Hamlet" پر فرائیڈ کے نظریات سے اختلاف کرنے والے نفسیات دانوں اور ناقدین کے اعتراضات کا تفصیلی جائزہ مندرجہ ذیل کتاب میں شامل مختلف مقالات میں ملاحظہ فرمائیے:

"Sigmund Freud: Critical Assessment", Vol.III, edited by Lawrance Spurling, London, Routledge, 1989.

۵۔ Trilling, Lional: "Liberal Imagination", London, Mercury Books, 1964, P.327.

۶۔ سلیم اختر، ڈاکٹر: ''نفسیاتی تنقید''، لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۶ء، ص۸۲ (بحوالہ)

۷۔ ایضاً

۸۔ ایضاً

۹۔ Simon O. Lesser: "Fiction and Unconscious", Boston, Boston University Press, 1957. P.297.

۱۰۔ Freud, Sigmund: "Introductory Lectures on Psychoanalysis", Vol.1, London, Penguin Books, 1976, P.423.

۱۱۔ Trilling, Lional: "Liberal Imagination", London, Mercury Books, 1964, P.334.

۱۲۔ Trilling, Lional: "Freud and Literature" (Paper), "Freud: Critical Assessment" Vol.III, P.316.